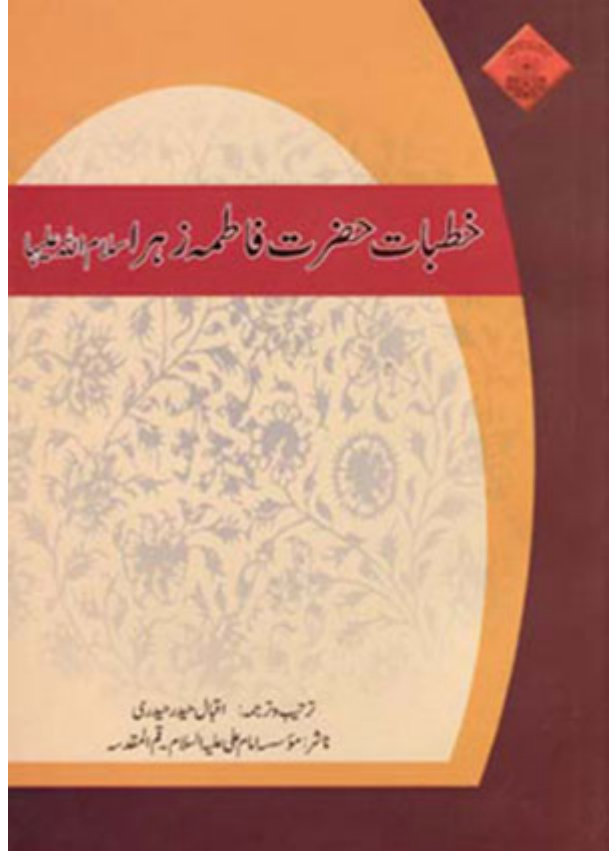


حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا مسجد نبوی میں تاریخ ساز خطبہ

<?xml encoding="UTF-8?">



مقدمہ ناشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین وصلى الله على رسوله وآله والطيبين الطاهرين، اما بعد:

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے مسجد نبوی میں وہ تاریخ ساز خطبہ ارشاد فرمایا ہے جس میں عالم انسانیت کے لئے بہترین عبرتیں ہیں، اور رسول اکرم (ص) کے بعد پیش آنے والے واقعات سے باخبر ہونے کا بہترین ذریعہ ہے، حضرت فاطمہ زہرا (س) کی وہ شخصیت ہے کہ جن کے باپ، شوہر اور بیٹوں کی بارے میں خداوند عالم کی طرف سے آیہ تطہیر نازل ہوئی، لہذا آپ جو بھی اپنے باپ اور اپنے شوہر کے بارے میں کہتی ہیں وہ عین حق و حقیقت ہے، جس کا بیان واضح اور روشن ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ بی بی جو معصومہ دو عالم او رہا پردہ خاتون ہیں کس وجہ سے اپنے گھر سے نکلی، اور کیوں مسجد میں جاکر اس انداز میں خطبہ دیا جو تاریخ کے دامن میں آج بھی باقی ہے اور آپ کی اور اہل بیت رسول (ع) کی مظلومیت پر دلالت کر رہا ہے، وہ باحجاب بی بی اچانک گھر سے نکل پڑیں جن کی تمنا یہ تھی کہ نہ وہ کسی نامحرم مرد کو دیکھیں اور نہ ان کو کوئی نا محرم مرد دیکھے! تو ظاہر ہے کہ آپ کا گھر سے نکلنا ایک اہم مسئلہ ہے اور آپ کی گفتگو ایسی باتوں پر مشتمل ہے جو تاقیام قیامت واضح دلیل ہے، آپ کا یہ خطبہ لوگوں کے انحراف اور کج روی کی طرف توجہ دلا رہا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ رسول اکرم (ص) کی وفات کے بعد وہ لوگ کس طرح منحرف ہو گئے اور رسول اسلام (ص) کے تمام فرمات کو پس پشت ڈال دیا۔

آنحضرت (ص) نے بہت سی احادیث میں اس بات کو مکرریاً فرمایا ہے کہ ان کے بعد کون خلیفہ ہے اور خلافت الہی کا کون حقدار ہے، انہیں تمام باتوں کی طرف حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے اس فصیح و بلیغ خطبہ میں اشارہ فرمایا ہے، یہ وہ خطبہ ہے کہ جس میں اس بات پر مستحکم اور ٹھوس دلیل موجود ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کو علم، فصاحت اور مومنین کی دلوں میں محبت عطا کی گئی ہے۔

موسسہ امام علی علیہ السلام نے ضروری سمجھا کہ اس خطبہ اور آخری وقت میں مہاجرین و انصار کی عورتوں کی عیادت کے وقت آپ کے خطبوں کو نشر کرے، تاکہ موسسہ بھی آپ کے غصب شدہ حق اور آپ اور اہل بیت رسول کی مظلومیت کو بیان کرنے میں اپنے فریضہ کو ادا کرسکے، یہ وہ مظلومیت تھی کہ جو رسول اسلام (ص) کے انتقال کے بعد شروع ہونے والے انقلاب کے وقت پیش آیا اور یہی وہ انقلاب ہے جس کی طرف قرآن مجید کی درج ذیل آیہ شریفہ اشارہ کر رہی ہے:

(وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم على اعقابكم ومن ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا وسيجزي الله الشاكرين) - (سورہ آل عمران آیت ۱۴۴)

”محمد (ص) صرف خدا کے رسول ہیں، ان سے پہلے بھی دوسرے پیغمبر موجود تھے، اب اگر وہ اس دنیا سے چلے جائیں، یا قتل کردئے جائیں تو کیا تم دین سے پھر جاوگے، اور جو شخص دین سے پھر جائے گا وہ خدا کو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتا، خدا شکر کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔“

والسلام علی من اتبع الهدی

موسسہ امام علی علیہ السلام - قم جمہوری اسلامی ایران

جناب فاطمہ زہرا (س) کا مدینہ کی عورتوں سے خطاب

سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ جس وقت جناب فاطمہ زہرا (س) مریض ہوئیں اور آپ کا مرض اس قدر بڑھا کہ اسی مرض میں اس دنیا سے رحلت کر گئیں، اس وقت مہاجرین اور انصار کی عورتیں بی بی کی عیادت کے لئے آئیں اور جناب سیدہ کو سلام کیا اور آپ کی احوال پرسی کی تو آپ نے ان سے مخاطب ہو کر پہلے خداوند عالم کی حمد و ثنایا اور اپنے باپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر درد و سلام بھیجا اور فرمایا: ”بخدا میری زندگی اس حال میں ہے کہ میں تمہاری زندگی کو دوست نہیں رکھتی اور تمہارے مردوں سے بیزار ہوں، ان کو آزمانے کے بعد چھوڑ دیا ہے اور ان کی بدنیتوں اور بری عادتوں کی بنا پر ان سے دوری اختیار کر لی ہے۔“

کتنی بری بات ہے کہ انسان ہدایت یافتہ ہونے کے بعد بھی ضلالت و گمراہی کے راستہ پر چلے، حق اور نور و ہدایت کو حاصل کرنے کے بعد ظلمتوں اور تاریکیوں میں جا پھنسے، وائے ہو ان لوگوں پر جو حق و حقیقت کی راہ اور پیغمبر اکرم کے بتائے ہوئے راستہ کو چھوڑ کر گمراہ ہو جائیں! اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے ابن عم (علی علیہ السلام) سے کنارہ کشی کر لیں، وہ علی (ع) جو باب مدینۃ العلم، مظہر تقویٰ و عدالت، صاحب شجاعت و حقیقت ہیں۔

”کس قدر برا ہے (دنیا میں بھی) خدا ان پر غضبناک ہوا اور آخرت میں بھی ہمیشہ عذاب میں رہے گے“ ان لوگوں نے کس طریقہ سے میرے ابن عم علی ابن ابی طالب (ع) کو تنہا چھوڑ کر خلافت کی مہار دوسروں کے گلے میں ڈال دی اور آپ کی مخالفت کر کے جدا ہو گئے، اور ان سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔

واقعاً کس قدر تعجب کا مقام ہے :

واقعاً افسوس کا مقام ہے کہ میرے ابن عم کو خانہ نشین بنادیا اور ان کے قتل کے درپے ہو گئے اور واقعاً تعجب ہے کہ انہوں نے رسالت کے ستون اور بنیاد کو چھوڑ دیا، وحی کی جائے نزول کو ترک کردیا اور دنیا کے لئے دین

میں اختلاف کرڈالا، ”آگاہ ہوجاؤ کہ یہی لوگ خسارے میں ہیں۔“

خدا کی قسم ! ان سے دوری کی وجہ ان کی تلوار سے خوف و وحشت تھی، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام قوانین اسلامی کو جاری کرنے اور حق و حقیقت کے فیصلہ کرنے میں ذرہ برابر بھی رعایت نہیں کرتے ہیں، اور تمام تر شدت اور کمال شجاعت و استقامت سے خداوند عالم کے احکامات کو تمام چیزوں میں جاری کرتے ہیں۔

اور اگر وہ لوگ حضرت کی پیروی کرتے تو وہ راہ مستقیم اور ہم یشگی سعادت اور دائمی خوشبختی کی طرف ہدایت کرتے، اور دیکھتے کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ان کو بہترین طریقہ سے سیراب کرتے اور ان کو بھوک سے نجات دیتے، اور ان کی مشکلات کو دور کرتے اس طرح سے لوگوں کے ساتھ برتاؤ کرتے کہ صادق اور کاذب (جھوٹے) میں تمیز ہوجاتی اور زاہد اور لالچی میں پہچان ہوجاتی۔

”اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے اور پرہیزگار بنتے تو ہم ان پر آسمان وزمین کی برکتوں (کے دروازے) کھول دیتے مگر (افسوس) ان لوگوں نے (ہم ارے پیغمبروں کو) جھٹلایا تو ہم نے بھی ان کی کرتوتوں کی بدولت ان کو (عذاب میں) گرفتار کیا۔“

”اور جن لوگوں نے نافرمانیاں کی ہیں انہیں بھی اپنے اپنے اعمال کی سزائیں بھگتنی پڑیں گی اور یہ لوگ خدا کو عاجز نہیں کرسکتے۔“

آگاہ ہوجاؤ کہ مجھے زمانہ پر تعجب نہیں ہے اور اگر تمہیں تعجب ہے تو دیکھ لو کہ (حق سے منحرف ان) لوگوں نے کس راستہ کا انتخاب کیا، کس دلیل کے ذریعہ استدلال کیا اور کن باتوں پر بھروسہ کیا، اور کس بل بوتہ پر اقدام کیا اور غالب ہو گئے، کس کا انتخاب کیا اور کس (عظیم شخصیت) کو چھوڑ دیا ”بے شک ایسا مالک بھی برا ہے اور ایسا رفیق بھی برا ہے۔“ اور ظالمین کو برا ہی بدلا دیا جائے گا۔

تم لوگوں نے کمزوروں کو طاقتور بنادیا اور کمزوری کو طاقت سے بدل دیا، مغلوب اور ذلیل وہ قوم ”جو اس خیال خام میں ہے کہ وہ یقیناً اچھے اچھے کام کر رہے ہیں“

”بے شک یہی لوگ فساد ہی لیکن سمجھتے نہیں۔“ - ”جو تمہیں دین حق کی راہ دکھاتا ہے زیادہ حقدار ہے کہ اس کے حکم کی پیروی کی جائے یا وہ شخص جو (دوسرے) کی ہدایت تو درکنار خود ہی جب تک دوسرا اس کو راہ نہ دکھائے راہ دیکھ نہیں پاتا، تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے تم کیسے حکم لگاتے ہو۔“

اپنی جان کی قسم ان لوگوں کے کارناموں کے نتائج برے نکلے جس کی بنا پر انہیں شدید فتنہ و فساد سے دوچار ہونا پڑا، اور زہر ہلاہل پینا پڑا، پس باطل خسارے میں ہیں اور باطل چہرے بے نقاب ہو گئے، آخر کار اس فتنہ و فساد کی بنیاد ڈالنے والے خود ہی اس کا مزہ چکھیں گے، وہ یہ فتنہ برپا کر کے مطمئن ہو گئے، کیونکہ ظالمین نے ہی اس آگ کو بھڑکایا، ننگی تلواریں چھوڑیں، یہاں تک ایک دوسرے پر غلبہ کرنے لگے، اور تمہارے گروہ کو حقیر سمجھا گیا اور تمہارا سب کچھ برباد کردیا گیا، واقعاً افسوس کا مقام ہے، خدا تمہاری ہدایت کرے، تمہارے دل ٹیڑھے ہو گئے ہیں، ”تو کیا میں اس کو (زیر دستی) تمہارے گلے میں منڈھ سکتا ہوں۔“

سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ یہ خطبہ سن کر عورتیں واپس چلی گئیں اور سب کچھ اپنی مردوں سے بیان کیا تو ان میں سے مہاجرین و انصار کے بعض لوگ عذر خواہی کے لئے بی بی دوعالم کے پاس آئے اور کہا کہ اے سیدۃ نساء العالمین، اگر ہماری بیعت سے پہلے ابوالحسن نے ہم کو یہ سب کچھ بتایا ہوتا تو پھر ہم ایسا نہ کرتے اور آپ سے دور نہ ہوتے، (یعنی ثقیفہ میں بیعت نہ کرتے)۔

تب حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا: تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ کیونکہ تمہاری خطائیں قابل بخشش

نہیں ہیں۔

عربی متن:

وقال سويد بن غفلة لما مرضت فاطمة الزهراء المرضة التي توفيت فيها اجتمعت اليها نساء المهاجرين والانصار ليعيذنها ،فسلمن عليها فقلن لها كيف اصبحت من علتك يا بنـة رسول الله،فحمدت الله وصلت على ابيها المصطفى(ص) ثم قالت اُصبحت والله عائفة لـدياكن قالية لرجالكن لفظتهم بعد اُن عجمتهم و شنائتهم بعد ان سبرتهم فقبحا لفلول الحد واللعب بعد الجد، وقرع الصفاة وصدع القناة وخطل الآراء وزلل الأهواء، ولبئسما قدمت لهم انفسهم اُن سخط الله عليهم وفي العذاب هم خالدون (سوره مائده ، آيت ٨٠) ، لا جرم والله لقد قلدتهم ربقتها وحملتهم اُوقتها وشننت عليهم غارتها فجدا وعقرا وبعدا للقوم الظالمين ويحهم اُتـى زعزعوها عن رواسى الرسالة، وقواعد النبوة والدلالة ومهبط الروح الامين والطيبين بأـمور الدنيا والدين) ألا ذلك هو الخسران المبين (١)

وما الذى نعموا من اُبـى الحسن عليه السلام ا نعموا منه والله نكير سيفه وقلة مبالاته بحتفه وشدة وطأته ونكال وقعته وتنمره فى ذات الله عزّ وجلّ وتالله لو مالوا عن المحجة اللائحة وزالوا عن قبول الحجة الواضحة لردهم اليها وحملهم عليها ولسار بهم سيرا سجا لا يكلم حشاشه ولا يكل سائره ولا يمل راكبه ولا وأردهم منها نميرا صافيا رويا فضفاضا تطفح ضفتاه ولا يترنق جانباه ولا أصدرهم بطانا ونصح لهم سرا واعلانا، ولم يكن يتحلى من الدنيا بطائل ولا يحظى منها بنائل غير ري الناهل وشبعة الكافل ولبان لهم الزاهد من الراغب والصادق من الكاذب

(ولو ان اهل القرى آمنوا واتقوا لفتحنا عليهم بركات من السماء والأرض ولكن كذبوا فأخذناهم بما كانوا يكسبون) (٢)

(والذين ظلموا (من هؤلاء) سيصيبهم سيئات ما كسبوا وما هم بمعجزين) (٣)

ألا هلم فاستمع وما عشت اراك الدهر عجا، وإن تعجب فعجب قولهم ليت شعرى الى ائ سناد استندوا وإلى ائ عماد اعتمدوا وبأية عروة تمسكوا وعلى ائ ذرية قدموا واحتنكوا لبئس المولى ولبئس العشير وبئس للظالمين بدلا (٤)

استبدلوا و الله الذنابى بالقوادم والعجز بالكاھل فرغما لمعاطس قوم (يحسبون انهم يحسنون صنعا) (٥) (ألا انهم هم المفسدون ولكن لا يشعرون) (٦) ويحهم (ا فمن يهدى إلى الحق ا حق اُن يتبع اُم من لا يهدى إلا اُن يهدى فما لكم كيف تحكمون) (٧) اما لعمرى لقد لقحت فنظرة ريثما تنتج، ثم احتلبوا مل القعب دما عبيطا وذعافا مييدا، هنالك يخسر المبطلون ويعرف التالون غب ما اُسس الأ ولون ثم طيبوا عن دنياكم نفسا واطمئنوا للفتنة جاشا وأبشروا بسيف صارم، وسطوة معتد غاشم وبهرج دائم شامل واستبداد من الظالمين يدع فياكم زهيدا وجمعكم حصيدا، فيا حسرتى لكم واُتى بكم وقد عميت عليكم، (انلزمكموها واُنتم لها كارهون) (٨)

قال سويد بن غفلة فأعادت النساء قولها (ع) على رجالهن فجاء اليها قوم من المهاجرين والانصار معتذرين وقالوا يا سيدة النساء لوكان اُبو الحسن ذكر لنا هذا الأمر من قبل اُن يبرم العهد ويحكم العقد لما عدلنا عنه إلى غيره، فقالت عليها السلام اليكم عنى، فلا عذر بعد تعذيركم ولا امر بعد تقصيركم (٩)

(۲) سوره اعراف آیت ۶۹

(۳) ،سوره زمر آیت ۵۱

(۴) سوره حج آیت ۱۳

(۵) سوره کهف آیت ۱۰۴

(۶) سوره بقره آیت ۱۲.

(۷) سوره یونس آیت ۳۵.

(۸) سوره بود آیت ۲۸

(۹) احتجاج شیخ طبرسی، ص ۷۹؛ دلائل الامامة، ص ۳۰؛ كشف الغمه، ج ۱، ص ۱۸۰؛ بحار الانوار، ج ۲۹، ص ۲۳۰؛

شرح نهج البلاغه، ابن ابی الحديد، ج ۱۶، ص ۲۱۱.